عالم عرب کی بیداری پر اسرائیل کا ردعمل کیا ہوگا

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سیاسی تبدیلی کی لہر جو عرب ممالک کو تیزی سے لپیٹ میں لے رہی ہے آخرکار عرب، ایران اور پاکستان کے خلاف اسرائیل کے جنگی جنون کو مزید ہوا دے گی

عرب دنیا میں جاری حالیہ بیداری پر اٹھنے والے پرزور تشریحات کا جواب دیتے ہوئے علمائے اسلام کو بڑی سنجیدگی سے غور وخوض کرنا چاہئے۔ عالم عرب میں حالات جس پراسرار طریقہ سے رونما ہورہے ہیں انہوں نے ساری دنیا کو حیران کررکھا ہے۔ جس کے ساتھ یہ سوال بھی پیدا ہورہا ہے اسرائیل کی یورپی صیہونی حکومت کے گرداگرد بدلتی ہوئی سیاسی تبدیلیوں سے اس کے اوپر کیا اثر پیدا ہوگا۔ اس مسئلہ پر قلم اٹھانے سے پہلے بہت احتیاط سے اس سوال کے اندر چھپی جھوٹی حقیقت کو سمجھنا چاہئے جو اس وقت پیدا ہورہا ہے کہ کیا واقعی علاقہ میں رونما ہونے والی تبدیلیاں اسرائیل کی سالمیت کے لئے شدید خطرہ کا باعث ہیں؟۔

فی الوقت جو کچھ نظر آرہا ہے وہ حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس وقت یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم ان واقعات کے پیچھے چھپے ہوئے خفیہ ہاتھوں کا سراغ لگائیں اور انہیں بے نقاب کریں اس لئے کہ مغرب کی جنگجو میڈیا نے پہلے ہی اندھا دھند اور انتہائی غیر محتاط انداز سے بہت سی ایسی حقیقتوں کو بے نقاب کردیا ہے جن کے بارے میں لوگوں کو پہلے سے ہی خدشات تھے۔ اس کے ساتھ ہی آہستہ آہستہ بہت سے مسلمان بھی اب اس بات کی حقیقت کو سمجھ رہے ہیں کہ ربوا کی تباہ کاریوں نے کس طرح مصر، پاکستان، انڈونیشیا، بنگلہ دیش ، ہیٹی اور دوسرے ممالک کے لوگوں کو انتہائی شدید غربت میں مبتلا کردیا ہے۔ اور یہ بھی غربت کی انتہائی حد ہی تو ہے، جس نے اتنے سارے عرب لوگوں کو سڑکوں پر لا نکال کھڑا کیا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تیونس اور مصر کے ان بہادروں کو خراج تحسین پیش کریں جنہوں نے ساری دنیا کو یہ دکھا دیا کہ جب لوگ متحد ہوجائیں اور بہادری سے شدید سے شدید مخالفت کے سامنے ڈٹ جائیں تو حالات کس طرح بدل جاتے ہیں۔ یہ ایسا موقعہ ہے جس کا فائدہ اٹھا کر ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ فرقہ پرستی کو چھوڑ کر متحد ہوں اور ملت اسلامی کے جھنڈے کو بلند کریں اور اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں۔ ہمیں اس بات کا تکلیف دہ احساس ہے کہ اس جارحیت کے خاتمے تک لاکھوں عربوں کا خون بہ جائے گا اس کے باوجود یہ چیز ہمارے راستے میں مزاحم نہیں ہونی چاہئے۔ اور اس امت کو ظلم اور استبداد کے خلاف جدوجہد کرنے کا جو حکم الٰہی ہمیں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی صورت میں) ملا ہے اس سے روگردانی نہیں کرنی چاہئے خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔

یہ مضمون جو وینزویلا کے مسحور کن شہر کاراکاس سے لکھا جارہا ہے اس بات کی کوشش ہے کہ موجودہ تبدیلیوں کا جائزہ لیا جائے اور اسلامی تناظر میں اس پر غور کیا جائے کہ اسرائیل اور اسکے حامی صیہونی یہودی گٹھ جوڑ اس صورت حال پر کیا ردعمل اختیار کرے گی۔ مسلمانوں کو اس حقیقت کا کامل ادراک

اپنے کلامی الٰہی سے حاصل ہے جس کی رو سے مسیح الدجال اور اس کے حامی سپاہی، یاجوج و ماجوج، کی مکمل تباہی اسرائیل کی قسمت کا فیصلہ کردے گی۔ مسلمانوں کو یہ بھی یقین ہے کہ مسیح الدجال کی ہلاکت، مسیح برحق کے ہاتھوں ہوگی اور یاجوج و ماجوج کو ہلاک کرنے والی طاقت اللہ رب العالمین کی ہوگی۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عرب مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ جب تک ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور نہیں ہو جاتا انہیں حالیہ جاری مظالم سے بھی زیادہ ظلم، اور استبداد کو سہنا پڑے گا۔ ان پر ظلم ڈھانے والے جابر، بہ زعم خود اپنے آپ کو دنیا میں سے منتخب لوگ سمجھتے ہیں اور خود کو یہ منصب بھی دے رکھا ہے کہ ان کو تمام دنیا پر حکومت کرنے کا حق حاصل ہے (پوری دنیا میں روس اور چین کی ایٹمی طاقتیں بھی شامل ہیں)۔ ان عرب مسلمانوں پر ظلم کرنے والے ان وحشی درندوں کے علاوہ وہ حکومتیں بھی شامل ہیں جو اسرائیل کے طرف سے ساری دنیا پر اس وقت حکمران ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا تھا کہ وہ اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کر رہے ہیں، تو اس سے یہ خدائی فیصلہ بھی نکلتا ہے کہ جب دنیا کی تاریخ کا خاتمہ ہوگا، وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت کی اس قربانی پر منتج ہوگا۔ آج عرب دور میں جاری قربانی اسی آخری دور کے آغاز کا سلسلہ ہے مگر یاد رہے کہ مسلمان جب ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو پھر وہ موت سے خوف زدہ نہیں ہوتا ہے۔

اگر ہمارے عزیز قاری کے علم میں یہ بات نہیں تو بغیر وقت ضائع کئے میں یہ بات واضح کر دوں کہ اسرائیل ہر حال میں خواہ جائز طریقوں سے ہو یا شیطانی حربوں سے پوری دنیا پر بہ شمول ان عرب ممالک کے جو اس کے گرداگرد پھیلے ہوئے ہیں، ان پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس کا جھوٹا دجال بیت المقدس میں بیٹھ کر اس خدائی مقدس حکومت کے قیام کا جھوٹا اعلان کردے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔

ہم نے اپنی کتاب *قران میں یروشلم* (جو ۲۰۰۲ میں شائع ہوئی) میں یہ تفصیل بتائی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ پیشن گوئی فرمائی کہ: مسیح الدجال، اپنی گرفتاری سے آزاد ہونے کے بعد زمین پر چالیس دن قیام کرے گا۔ جس میں اس کا ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر، ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور بقیہ دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ (مسلم)۔ ہم نے یہ بحث کی ہے کہ دجال کا ایک سال کے برابر کا ایک دن وہ تھا جب (Pax-Britannica) یعنی برطانیہ نے دنیا پر تین میں سے پہلی دجالی حکومت قائم۔ اسی طرح دجالی حکومت کا دوسرا دن جو ایک ماہ کے برابر ہے وہ ہے (Pax-Americana) جو امریکہ کا پوری دنیا پر حکومت پر منتج ہوا۔ اور اب ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دجال کا تیسرا دن جو ایک ہفتہ کے برابر ہوگا وہ (Pax-Judaica) یعنی یہودیوں کی حکومت کے قیام پر ختم ہوگا۔

دونوں برطانوی اور امریکی دور حکومت دنیا بھر کی معاشی سرگرمیوں کا مرکز بنیں اور دونوں نے پاؤنڈ اسٹرلنگ اور امریکی ڈالر کی نقلی کاغذی کرنسیوں کو پوری دنیا کی تجارتی لین دین کا لازمی جزو بنا دیا۔ ہم نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اب تیسرے دور میں اسرائیل پوری دنیا پر دھوکہ اور فراڈ کی بنیاد پر قائم شدہ الیکٹرانک روپیہ (Electronic Money) کے ذریعہ قابو حاصل کرے گا جو بین الاقوامی یہودی بینکوں کے ماتحت چلے گا۔ ہمارے تمام اسلامی بینک بلا سوچے سمجھے اس دھوکے اور فریب کے جال میں پھنسیں گے اور اس کا حصہ بن جائیں گے۔ میرے علم میں ایسا کوئی اسلامی بینک نہیں ہے جس نے سونے اور چاندی کے اسلامی سکوں دینار و درہم کے اجرا کے بارے میں کبھی کوئی جھوٹا بیان بھی دیا ہو یا تسلی دلائی ہو۔ ہم نے آخر میں یہ بحث بھی کی ہے کہ جس طرح برطانیہ اور امریکہ نے اپنی حکومتیں قائم کرنے کے لئے عظیم جنگوں کا سہارا لیا جس میں لاکھوں کروڑوں لوگ مارے گئے، اسی طرح اسرائیل بھی ایک جنگ کے ذریعہ اپنی عظیم فوجی طاقت کا مظاہرہ کر کے لاکھوں کروڑوں (خاص طور سے عرب) لوگوں کو تباہ و برباد کر دے گا تاکہ وہ اپنی بین الاقوامی

حکومت کے قیام کا اعلان کر سکے۔اس طرح اسرائیل اپنے دعوے میں حق بجانب نہیں ہوگا اگر وہ اتنے علاقہ پر حکومت نہ قائم کر سکے جتنے پر سیدنا حضرت داوٗد علیہ السلام اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکومت کی تھی جیسا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے۔ ''دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک'' حکومت کے قیام کے لئے اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اپنی جدو جہد کو انتہائی آخری حدوں تک لے جائے گا تا کہ یہ پورا علاقہ اس کو مل جائے۔

ہم نے اپنے ایک لیکچر میں جو ہم نے سڈنی، آسٹریلیا میں ۲۰۰۲ء میں دیا تھا جس کا عنوان تھا کہ *۱۱ ستمبر کے بعد، مستقبل کے مسلمان کے لئے کیا رہ گیا ہے؟* اس میں ہم نے کہا تھا کہ اسرائیل کو اپنے علاقائی قبضہ کو جارحیت سے حاصل کرنے سے قبل، پاکستان کے ایٹمی اسلحہ اور ایران کے بڑھتے ہوئے ایٹمی طاقت کے حصول کی کوششوں کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنا پڑے گا۔ہمیں اس وقت اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ اسرائیل کے چاروں طرف موجود عرب بھی اس کے لئے اس مقصد کے حصول میں بڑی رکاوٹ بنیں گے اور انہیں بھی مکمل طور سے ختم کر دینا اس کے لئے انتہائی ناگزیر ہو جائے گا۔

اس بات سے قطع نظر کہ عربوں کی حالیہ بیداری خواہ موجودہ حالات کی بنا پر ہو یا نہیں، اس مضمون کا مرکزی نقطہ ہے جس کی روشنی میں نظر آ رہا ہے کہ یہ حالات شائد اسرائیل کو وہ موقع فراہم کر دے جس کا اسے انتظار ہے اور اس کی آڑ لے کر وہ اپنی حفاظت کا نعرہ لگاتا رہے اور مکمل عرب آبادیوں کا خاتمہ کر دے اور اپنی توسیع کے پلان کو مکمل کر لے۔

حسنی مبارک کی مصری اور بن علی کی تیونسی مغرب نواز حکومتیں تو عوام کے غیض وغضب کے آگے پگھل گئیں اور ان کے قابل نفرت لیڈروں کو ٹھکانے لگا دیا گیا۔ایسا لگتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ سعودی عرب، یمن، اردن، لیبیا وغیرہ میں بھی مغرب نواز لیڈروں کو خواہ ان کی خدمات کتنی ہی اچھی کیوں نہ رہی ہوں، یا پھر عوامی مطالبے کی صورت میں اپنے گھٹنے ٹیک دیں، پھر بھی انہیں اس آندھی کے گرد کے بیٹھنے سے قبل رفو چکر ہونا ہوگا۔اور لیبیا کی حکومت اپنے ملک کے ہنگامے کو قابو بھی کر لے تو اس کی آڑ میں مغرب انتہائی بے شرمی سے مداخلت کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ نہ صرف لیبیا کے بلکہ دیگر مسلم لیڈران کا بھی خاتمہ ہو جائے۔

عرب تحریک نے صرف مغرب نواز آمروں کو ہی نشانہ نہیں بنایا، بلکہ یہ ان کے خلاف بھی ہیں جو کھلم کھلا اُن کے حامی نہیں ہیں۔یوں محسوس ہو رہا ہے کہ یہ تحریک عرب ممالک کے لئے آزادی کی نئی صبح لے کر آئی ہے اور اس بات کی پیامبر ہے کہ عرب عوام اب اپنے لیڈر خود منتخب کریں گے۔ہمیں بڑے خلوص سے اس خوش آئند لمحے کا انتظار کرنا چاہئے۔

ہم اس بات کا پھر اعادہ کرتے ہیں کہ مسلم تجزیہ نگاروں کو اس کا کھوج لگانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اس تحریک کے پیچھے کوئی خفیہ ہاتھ یا حکومتی ایجنڈا ہے کہ نہیں۔لیبیا کو ڈھیر کرنے کی مغربی کوششیں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔بلکہ یہ دیکھنا زیادہ ضروری ہے کہ تیونس اور مصر کے جارحیت کے شکار عوام نے ظلم اور آمریت کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کا تہیہ کر لیا ہے اور چونکہ اسرائیل اس علاقہ کا سب سے بڑا جارح ہے، اس لئے یہ عین ممکن ہے کہ موجودہ حالات کے تحت ایسی حکومتیں وجود میں آ جائیں جو ایسی پالیسیاں بنائیں جو فلسطینیوں کے حق میں اور اسرائیل کے خلاف ہوں۔عربوں نے تو القدس کی طرف مارچ کرنے کا نعرہ بھی بلند کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ایسی ڈرامائی صورت حال یقیناً اسرائیل کے امن اور اس کے بقا کے لئے انتہائی منفی ثابت ہو گی۔میرے خیال سے وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب مغربی میڈیا عرب تحریک کی حمائت سے فارغ ہو کر ''ایک چھوٹے سے بریک کے بعد'' پھر اسی تحریک کو اسرائیل کی بقا کے لئے ایک خطرہ کا روپ دے کر بے انتہا شور وغوغا شروع کر دے۔

معزز قاری کو یہ جان کر حیران نہیں ہونا چاہئے کہ اس معاملہ میں جو نظر آ رہا ہے وہ سب کچھ حقیقت سے بہت بعید بھی ہو سکتا ہے۔ دراصل اسرائیل اور اس کے یہودی نصرانی گٹھ جوڑ کے حمائیتی نمائندے اس تحریک کی حمائیت بھی کر رہے ہیں اور اس بات کے بھی منتظر ہیں کہ دیگر اسلامی سربراہان مملکت بھی ڈھیر ہو جائیں۔ شائد آپ سوچ رہے ہوں کہ مصر اور تیونس کے سربراہوں کی تبدیلی کے بعد سعودی عرب کی حکومت کی تبدیلی اسرائیل کو کیا فائدہ دے گی جب کہ وکی لیکس (Wikileaks) نے پہلے ہی یہ اطلاع دے رکھی ہے کہ سعودی حکومت نے اسرائیل کو یہ اجازت دے دی ہے کہ وہ اس کے فضائی حدود پر سے گزر کر ایران پر حملہ کر سکتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آخر وکی لیکس کیوں سعودی اور فلسطینی حکومت جسے محمود عباس چلا رہے ہیں، کے خلاف ایسا بیان دے کر انہیں مخالفت کا نشانہ بنائے کہ ان کا باقی رہنا ممکن نہ ہو؟ آئے آپ کو بتائیں کہ:

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری ڈرامائی تبدیلیاں اس لئے ہیں کہ اسرائیل کے لئے پاکستان اور ایران پر حملہ کی راہ ہموار کر لی جائے۔

مصر کی مسلحہ افواج نے اپنے ملک کی تحریک میں اپنا رول مشکوک مگر پرسکون رکھا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات بھی ہو جائیں جو ایک عوامی حکومت کو برسر اقتدار لے آئے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو اسرائیل کو یہ شور کرتے دیر نہیں لگے گی کہ مصر کی حکومت حماس کا ساتھ دے کر اسرائیل کے خلاف جارحیت کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں اسرائیل کی طرف سے ایک ایسا قدم جو غزہ کے عربوں کے خلاف اٹھایا جائے اور انہیں طاقت کے زور پر مصر میں دھکیل دیا جائے تو مصر کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ وہ ان مظلوم عرب مسلمانوں کو قبول کر لے۔

اگر ہم اسی منظر نامہ کو عالمی تناظر میں دیکھیں اور اس تحریک کو کل عالم عرب کی تحریک بنا دیں، تو ہمیں یہ دکھائی دے گا کہ اسرائیل انتہائی زور و شور سے واویلا مچا دے اور تمام دنیا کو یقین دلائے گا کہ یہ تحریک (جو خود اسرائیل اور اس کے حواریوں نے شروع کرائی ہے) اس کی سلامتی کے لئے شدید خطرہ ہے۔ اور پھر اسرائیل کے لئے وہ قانونی حمائت حاصل ہو جائے گی جس کے تحت وہ اپنے تحفظ کے بہانے انجیل مقدس کی تحریف شدہ اس جھوٹی پیشن گوئی کے مطابق ان علاقوں پر قبضہ کر لے جن پر اس کی للچائی نظریں پہلے سے گڑی ہوئی ہیں۔ اگر اسرائیل ایک ایسی جنگ برپا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور ان بھگائے ہوئے یا نکالے ہوئے عربوں کی ہلاکت پر قادر ہو جائے تو دنیا کے اوپر اپنے خونین قبضے کا خواب بھی پورا کر لے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اسرائیل کے شور و غوغا کے باوجود اس کے اوپر جو جارحیت ہوگی وہ مسلم ممالک سے نہیں بلکہ ان سے ہوگی جن کو ہم ماجوج کے نام سے جانتے ہیں اور جو شمال میں بیٹھے ہیں۔

تب خداوند نے مجھے فرمایا کہ شمال کی طرف سے اس ملک کے تمام باشندوں پر آفت آئیگی۔

(یرمیاہ، ۱۴:۱۔ بحوالہ: کتاب مقدس یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور ۱۹۸۱)۔

میں نے اپنی کتاب *موجودہ دنیا میں یاجوج ماجوج کا اسلامی تصور* (میری ویب سائٹ www.imranhosein.org) میں اس بات کا جائزہ لیا ہے اور دکھایا ہے کہ ماجوج کے ساتھ روسی قیادت کا اتحاد ہو چکا ہے۔ صیہونی یہودی نصرانی گٹھ جوڑ جو آج پوری دنیا پر لنڈن واشنگٹن اور یروشلم سے حکومت کر رہی ہے اس اتحاد سے بخوبی واقف ہے اور NATO کا معاہدہ اسی کا شاخصانہ ہے جس نے روس کو ہر طرف سے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود وہ ساری دنیا کو دھوکہ دے کر مسلمانوں کی مصر، لیبیا، تیونس، یمن وغیرہ کی اس تحریک کو بڑھا چڑھا کر ہوا دے رہے ہیں تا کہ دنیا

جان جائے کہ اسرائیل کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور وہ آئندہ آنے والے وقتوں میں جنگوں کی پیش بینی کے اقدام کے لئے راہ ہموار کر سکے۔

قران کریم نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ اللہ کے دشمن پلان اور ترکیبیں بناتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی اپنی ترکیبیں بناتا ہے جو ان کے پلان کو برباد کر دیتا ہے اس لئے کہ اللہ کا پلان ہی سب سے بہتر ہے۔ اللہ رب کائنات نے اپنا یہ پلان پہلے سے ہی بتا دیا ہوا ہے کہ وہ ایک دن یاجوج و ماجوج کو ایک دوسرے کے خلاف شدید تباہی و بربادی کے لئے نکال کھڑا کریں گے۔

اور اس دن ہم ان کی یہ حالت کر دیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہونگے، اور صور پھونکا جائے گا، تو ہم سب کو ایک ساتھ جمع کر لیں گے۔ (سورۃ الکھف، ۹۸: ۱۸)۔ (ترجمہ: بحوالہ ''آسان ترجمۂ قران'' از مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبۂ معارف القران، کراچی)۔

یاجوج و ماجوج کی زبردست جوہری جنگ جس میں بنی نوع انسان کی بڑی اکثریت ختم ہو جائے گی جو شائد وہی ہے جو یہود و نصاریٰ کے جرم و سزا کے بیان میں جنگ ہرمجدون یا Armageddon کے نام سے مذکور ہے۔ اس ایٹمی جنگ سے جو دھوئیں کے بادل اٹھیں گے (Mushroom Clouds) وہ تمام دنیا کو ڈھانپ لیں گے اور شائد یہ وہی ''دخان'' ہے جو قیامت کی نشانیوں کی حدیث مبارک میں مذکور ہے۔

میری ویب سائٹ پر مضمون بعنوان (Ten Major Signs of the Last Day- Has One Just Occured) دیکھیں جس میں، میں نے یہ دکھایا ہے کہ اسرائیل اور اس کے حامی کافرانہ حکومتوں کے پلان کو اللہ جل شانہ اپنے پلان سے شکست دیں گے اور اسی تناظر میں اس مضمون میں ہماری کوشش ہے کہ حالیہ عرب تحریک کا موازنہ کریں۔

ہم اس بات کا پھر اعادہ کرتے ہیں کہ اسرائیل پر حملہ ماجوج کی طرف سے شمال سے ہوگا۔ مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم صادق و امین ﷺ نے یہ پیشن گوئی فرمائی ہے کہ مسلمان ہی یہود کو شکست دیں گے۔ تاہم ہمارے خیال میں یہودیوں کا یہ صفایا اس زبردست تباہی کے بعد ہوگا جو اسرائیل پر نازل ہوگا۔ حضور پاک ﷺ نے صاف اور واضح الفظ میں بتا دیا ہے کہ یہود اس وقت بھاگ رہے ہونگے اور درخت اور پتھر پکار پکار کر انکی اطلاع دے رہے ہونگے: آخر وقت اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک مسلمان یہود سے جنگ نہ کرلیں۔ یہودی اپنے آپ کو درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپائیں گے مگر وہی درخت اور پتھر پکار کر کہیں گے: اے مسلمانو یا اے اللہ کے بندے میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے آئو اور اسے قتل کردو۔ مگر غرقد کا درخت نہیں بولے گا اس لئے کہ یہ یہود کا درخت ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ۴۱، نمبر ۶۹۸۵)۔

ہمارے قاری یہ نہ سمجھیں کہ یہ پیش گوئی حضور ﷺ نے ہر یہودی کے لئے کی ہے۔ بلکہ یہ ان کے لئے ہے جو ظالم ہیں اور انہیں ان کے ظلم کی سزا مل کر رہے گی۔ دنیا میں ایسے یہودی بھی ہیں جو اسرائیل کے مخالف ہیں اور اس کے ظلم و تعدی کے خلاف ہیں اور مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں۔ ایسے یہود اور دیگر تمام بنی آدم کے لوگ اس تحریک کے حامی ہیں جس نے حسنی مبارک اور بن علی کو مصر اور تیونس کی حکومتوں سے معزول کیا۔ ہم ان کی جراءت اور ہمت کو سلام کرتے ہیں جس کے تحت انہوں نے ظلام کے خلاف مظلوموں کی حمائت کی۔ بہت سے مسلمان امریکہ، کینیڈا، یوکے، یورپ، آسٹریلیا، سنگاپور اور میرے وطن جزائر کیریبین کے ٹرینیڈاڈ میں بھی موجود ہیں اور انہیں بھی اپنی ہمت کو مجتمع کر کے مظلوموں کی حمائت میں ظلم کے خلاف کھڑے ہونا

چاہئے۔

جنگ سے قبل کا وقفہ

ممکن ہے کہ اسرائیل عرب جنگ شروع ہونے میں ابھی کچھ برس باقی ہوں۔اس جنگ اور آج کے دن کے درمیان جو وقفہ ہے اس میں دجال اپنی انتہائی کوششوں میں مصروف رہے گا تا کہ حالیہ تحریک سے اپنے مفاد میں نتیجہ نکال لے۔اور مسلمانوں کے اندر جو تھوڑا بہت اسلام باقی رہ گیا ہے اس کا بھی تیا پانچہ کردے۔اگر ذرا سا گہری نظر ڈالیں تو یہ بھی دکھائی دے گا کہ آزادی کی یہ تحریک کہیں ایسا نہ ہو کہ مادر پدر آزاد، آزادی کی تحریک بن جائے جس میں پھر ہر چیز جائز ہو جائے۔یہ بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ فرمان ہے کہ ''عورت کپڑے پہنے ہوگی مگر ننگی ہوگی ۔'' یہاں تک کہ عرب ممالک ایک مکمل طور پر بے خدا اور کافرانہ معاشرت میں تبدیل ہو جائیں۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مذہبی اسلامی جماعتیں برسراقتدار آجائیں اور پھر اس لئے ناکام ہو جائیں کہ وہ مظلوم عوام کو بھوک اور افلاس سے نجات نہ دلا سکیں کیونکہ انہوں نے ربوا کے خلاف کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھایا ہوگا اور خلافت اسلامیہ کے قیام کے لئے جو عظیم دشواریاں اٹھانی ہونگی اور جو قربانیاں دینی ہونگی ان کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مسلمان اب کیا کریں

سب سے قبل مسلمانوں کو چاہئے کہ ظلم اور تعدی سے آزادی حاصل کرنی کی کوششیں جاری رکھیں۔اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت میں شامل ہو جائیں جس کی قرآن حکیم فرقان مجید نے تاکید سورۃ المبارک الکھف میں کی ہے کہ ایسے لوگوں کی محفل اختیار کرو جو اللہ کے مخلص بندے ہوں:

او ر اپنے آپ کو استقامت سے ان لوگوں کے ساتھ ساتھ رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو اس لئے پکارتے ھیں کہ وہ اس کی خوشنودی کے طلبگار ھیں ۔ اور تمھاری آنکھیں دنیوی زندگی کی خوبصورتی کی تلاش میں ایسے لوگوں سے نہ ھٹنے پائیں ۔اور کسی ایسے شخص کا کھا نہ مانو جس کے دل کو ھم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ھے، اور جو اپنی خواھشات کے پیچھے پڑا ھوا ھے، اور جس کا معاملہ حد سے گذر گیا ھے ۔ (سورۃ الکھف: ۱۸:۲۸)۔ (ترجمہ: بحوالہ ''آسان ترجمۂ قران'' از مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبۂ معارف القران۔کراچی)۔

سورۃ الکھف یہ بھی ہدائت کرتی ہے کہ ایسی معاشرت سے دور ہو جایا جائے جو اللہ کی منکر ہو۔اور یہ جب ہی ممکن ہے جب چھوٹے چھوٹے مسلم دیہاتوں میں رہائش اختیار کی جائے جو آج کی دنیا کی خرافات سے دور ہوں۔ایسے دیہاتوں میں اپنے بازار ہوں اور ان بازاروں میں اسلامی کرنسی، یعنی سونے اور چاندی کے دینار و درہم، لین دین کے لئے استعمال ہوں۔اس کے ساتھ ہی ہمیں ہر جمعۃ المبارک کے دن بغیر کسی ناغہ کے سورۃ الکھف کی تلاوت کرنی چاہئے اور تمام مسنون دعائیں جو حضور پاک ﷺ نے تعلیم کی ہیں پڑھنی چاہئے تا کہ دجال کے فتنوں سے محفوظ رہا جاسکے۔

ہماری خواہش ہے کہ بفضل خدا اسی موضوع پر مزید تفصیل سے روشنی ڈالنے کا موقع ملے۔انشااللہ۔

مترجم:۔ ابوعمار سلیم